روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 23 جنوری 2013ء 10 ربیع الاوّل 1434 ہجری 23 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 20

## آخرت کی بھلائی

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ اس دن کے آغاز اور اوسط کو فلاح اور اس کے آخر کو کامیابی کا ذریعہ بنادے۔

اے ارحم الراحمین میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتا ہوں۔

(مستدرك حاكم جلد10صفحه 115)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

موت آنے والی ہے اس سے کسی کو چارہ نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ اس پیالہ کے پینے سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کے تمام برگزیدہ بندوں اور انبیاء ورسل کو بھی اس راہ سے گزرنا پڑا تو اور کون ہے جو بچ جاوے۔ حکیم اور فلاسفر جو سخت دل ہوتے ہیں ان کو بھی یہ بات سوجھ گئی ہے اور انہوں نے اعتراف کیا بلکہ موت کو ضروری سمجھا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ زمین تو ربع مسکون ہے اور اس میں بہت ہی تھوڑا حصہ آباد ہے۔ اگر وہ تمام لوگ جو ابتدائے آفرینش سے پیدا ہوئے ابتک زندہ رہتے تو ان کے رہنے کو کوئی جگہ اور مقام نہ ملتا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑے بھی نہ ہوسکتے۔ پس اس قدر کثرت خود چاہتی ہے کہ موت ہو تا کہ پہلے چلے جاویں تو دوسروں کے لئے جگہ ہو موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ مر کر انسان بالکل گم ہو جاتا ہے نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کوٹھڑی سے نکل کر انسان دوسری کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔ اس کی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ خواب بھی گویا ہمشیرۂ موت ہے۔ خواب میں بھی ایک قسم کا قبض روح ہی ہوتا ہے۔ دوسروں کے خیال میں جو سونے والے کے پاس بیٹھے ہیں وہ بالکل بے خبری اور محویت کے عالم میں ہیں۔ لیکن خواب دیکھنے والا معاً دوسرے عالم میں ہوتا ہے۔ اور وہ سیاحت کررہا ہوتا ہے۔ اب بظاہر اس کے حواس اور قویٰ سب معطل ہوتے ہیں۔ لیکن سونے والا اور خواب دیکھنے والا خوب جانتا ہے کہ اس کے حواس اور قویٰ سب کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح پر مرنے والا موت کے بعد اپنے آپ کو معاً دوسرے عالم میں دیکھتا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمر عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا۔ وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو نا تمام اور ادھورا پاتا ہے۔ اس لئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کر کے کہ شاید ابھی موت آجاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔

یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح پر مومن کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہئے۔ تا کہ دوسرے جہاں میں آرام پاوے۔ اگر اب بے پروائی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر اس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہوگی۔ جب اس جہان سے رخصت ہوکر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا اور وہاں اس کے لئے بجز دکھ اور درد کے اور کیا ہوگا؟ اس دنیا میں وہ اس دنیا کے ہم وغم میں مبتلا رہا اور اس عالم میں اس ہم وغم کے نتائج ہیں۔

(ملفوظات جلد چهارم ص 393)

## سودی قرضہ سے بچنے کا ایک راز

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ بعض مجبوریاں ایسی ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے سودی قرضے لینے پڑ جاتے ہیں۔ تو ہم اس پر کیا کریں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ۔

”جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے، خدا تعالیٰ اس کا کوئی سبب پردۂ غیب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لیے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقع نہیں بناتا کہ وہ سُودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا، چوری ایسے ہی یہ سُود دینا اور لینا ہے۔ کس قدر نقصان دِہ یہ بات ہے کہ مال بھی گیا، حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ مثلاً نکاح ہے اس میں کوئی خرچ نہیں۔ طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہو گیا۔ بعد ازاں ولیمہ سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعت بھی نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ انسان اگر کفایت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لیے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 434)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

## ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 27 جنوری 2013ء کو ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 52

# دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

جب بھی اللہ تعالیٰ کا آپ ذکر فرماتے آپ کی طبیعت میں جوش پیدا ہو جاتا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے جسم کے اندر کی طرف سے بھی اور باہر کی طرف سے بھی کُلّی طور پر خدا تعالیٰ کی محبت نے قابو پا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں آپ کو سادگی اس قدر پسند تھی کہ مسجد میں جس پر کوئی فرش نہیں تھا جس پر کوئی کپڑا نہیں تھا آپ نماز پڑھتے اور دوسروں کو پڑھواتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ بارش کی وجہ سے چھت ٹپک پڑتی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم گارے اور پانی سے لت پت ہو جاتا مگر آپ برابر عبادت میں مشغول رہتے اور آپ کے دل میں ذرا بھی احساس پیدا نہ ہوتا کہ اپنے جسم اور کپڑوں کی حفاظت کی خاطر آپ اُس وقت کی نماز ملتوی کر دیں یا کسی دوسری جگہ پر جا کر نماز پڑھ لیں۔

(بخاری کتاب الاذان باب ھل یصلی الامام بمن حضر (الخ)

اپنے صحابہ کی عبادتوں کا بھی آپ خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق جو نہایت ہی نیک اور پاکیزہ خصائل کے آدمی تھے آپ نے فرمایا عبداللہ بن عمرؓ کیسا اچھا آدمی ہوتا اگر تہجد بھی با قاعدہ پڑھتا۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عبداللہ بن عمرؓ)

جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اُس دن سے تہجد کی نماز با قاعدہ شروع کر دی۔

اسی طرح لکھا ہے کہ ایک دفعہ آپ رات اپنے داماد حضرت علیؓ اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور فرمایا کیا تہجد پڑھا کرتے ہو؟ (یعنی وہ نماز جو آدھی رات کے قریب اُٹھ کر پڑھی جاتی ہے) حضرت علیؓ نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! پڑھنے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت کسی وقت ہماری آنکھ بند رہتی ہے تو پھر تہجد رہ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا تہجد پڑھا کرو اور اُٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے اور راستہ میں بار بار کہتے جاتے تھے وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلاً

(بخاری کتاب التہجد باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل (الخ)

یہ قرآن کریم کی ایک آیت ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ انسان اکثر اپنی غلطی تسلیم کرنے سے گھبراتا ہے اور مختلف قسم کی دلیلیں دے کر اپنے قصور پر پردہ ڈالتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ بجائے اِس کے کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ یہ کہتے کہ ہم سے کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے اُنہوں نے یہ کیوں کہا کہ جب خدا تعالیٰ کا منشاء ہوتا ہے کہ ہم نہ جاگیں تو ہم سوئے رہتے ہیں اور اپنی غلطی کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کیا۔ لیکن باوجود اللہ تعالیٰ کی اِس قدر محبت رکھنے کے آپ تصنّع کی عبادت اور کہانت سے سخت نفرت کرتے تھے۔ آپ کا اصول یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں انسان کے اندر پیدا کی ہیں اُن کا صحیح طور پر استعمال کرنا ہی اصل عبادت ہے۔ آنکھوں کی موجودگی میں آنکھوں کو بند کر دینا یا اُن کو نکلوا دینا عبادت نہیں بلکہ گستاخی ہے ہاں اُن کا بد استعمال کرنا گناہ ہے۔ کانوں کو کسی آپریشن کے ذریعے سے شنوائی سے محروم کر دینا خدا تعالیٰ کی گستاخی ہے۔ ہاں لوگوں کی غیبتیں اور چغلیاں سننا گناہ ہے۔ کھانے کو ترک کر دینا خودکشی اور خدا تعالیٰ کی گستاخی ہے ہاں کھانے پینے میں مشغول رہنا اور ناجائز اور ناپسندیدہ چیزوں کو کھانا گناہ ہے۔ یہ ایک عظیم الشان نکتہ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور جسے آپ سے پہلے اور کسی نبی نے پیش نہیں کیا۔ اخلاقِ فاضلہ نام ہے طبعی قویٰ کے صحیح استعمال کا۔ طبعی قویٰ کو مار دینا حماقت ہے، ان کو ناجائز کاموں میں لگا دینا بدکاری ہے، ان کا صحیح استعمال اصل نیکی ہے یہ خلاصہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا اور یہ خلاصہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا اور آپ کے اعمال کا۔ حضرت عائشہؓ آپ کی نسبت فرماتی ہیں مَا خُیِّرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَ ھُمَا مَالَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ

(مسلم کتاب الفضائل باب ترک الانتقام......(الخ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کبھی ایسا موقع پیش نہیں آیا کہ آپ کے سامنے دو راستے کھلے ہوں تو آپ نے ان دونوں راستوں میں سے جو آسان رستہ ہو اُسے اختیار نہ کیا ہو بشرطیکہ اُس آسان راستہ کے اختیار کرنے میں کوئی گناہ کا شائبہ نہ پایا جائے۔ اگر گناہ کا کوئی شائبہ پایا جاتا تو آپ اس راستہ سے تمام انسانوں سے زیادہ دور بھاگتے تھے۔

یہ کیسا لطیف اور کیسا اعلیٰ درجہ کا چلن ہے دنیا کو دھوکا دینے کے لئے لوگ کس طرح بِلا وجہ اپنے آپ کو دُکھوں اور تکلیفوں میں ڈالتے ہیں۔ ان کا اپنے آپ کو دُکھوں اور تکلیفوں میں ڈالنا خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے لئے کوئی بے فائدہ کام نہیں کیا جاتا۔ اُن کا اپنے آپ کو دکھوں اور تکلیفوں میں ڈالنا لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے ہوتا ہے۔ اُن کی اصل نیکی چونکہ بہت کم ہوتی ہے وہ جھوٹی نیکیوں سے لوگوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں اور اپنے عیبوں کو چھپانے کے لئے لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود تو خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور حقیقی نیکی کا حصول تھا۔ آپ کو ایسی تصنع اور بناوٹی نیکیوں کی کیا ضرورت تھی۔ اگر دنیا آپ کو نیک سمجھتی تو بھی اور اگر آپ کو نیک نہ سمجھتی تو بھی آپ کے لئے ایک سی بات تھی۔ آپ تو صرف یہ دیکھتے تھے کہ میرا خدا مجھے کیا سمجھتا ہے اور میرا اپنا نفس مجھے کیسا پاتا ہے۔ خدا اور اپنے نفس کی شہادت کے بعد اگر بنی نوع انسان بھی سچی شہادت دیتے تو آپ اُن کے شکر گزار ہوتے تھے اور اگر وہ کج آنکھوں سے دیکھتے تو آپ اُن کی بینائی کی کمی پر افسوس کرتے مگر اُن کی رائے کو کوئی وقعت نہ دیتے تھے۔

## رسول کریم ﷺ کا بنی نوع انسان سے معاملہ

بیویوں کے حق میں آپ کا معاملہ نہایت ہی مشفقانہ اور عادلانہ تھا۔ بعض دفعہ آپ کی بیویاں آپ سے سختی بھی کر لیتی تھیں مگر آپ خاموشی سے بات کو ہنس کر ٹال دیتے تھے۔ ایک دن آپ نے حضرت عائشہؓ سے کہا اے عائشہ! جب تم مجھ سے خفا ہوتی ہو تو مجھے پتہ لگ جاتا ہے کہ تم مجھ سے خفا ہو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا آپ کو کس طرح پتہ لگ جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور کوئی قسم کھانے کا معاملہ آ جائے تو تم ہمیشہ یوں کہتی ہو ''محمد کے ربّ کی قسم! بات یوں ہے'' اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو اور تمہیں قسم کھانے کی ضرورت پیش آ جائے تو تم کہا کرتی ہو ''ابراہیم کے ربّ کی قسم! بات یوں ہے''۔ حضرت عائشہؓ یہ بات سن کو ہنس پڑیں اور آپ کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ آپ بات کو ٹھیک سمجھے ہیں۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عائشة ......(الخ)

حضرت خدیجہؓ جو آپ کی بڑی بیوی تھیں اور جنہوں نے آپ کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کی تھیں اُن کی وفات کے بعد آپ کی شادی میں جوان بیویاں آئیں لیکن اس کے باوجود آپ نے حضرت خدیجہؓ کے تعلق کو نہ بھلایا۔

حضرت خدیجہؓ کی سہیلیاں جب بھی آتیں آپ اُن کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل خدیجہ)

حضرت خدیجہؓ کی بنی ہوئی کوئی چیز اگر آپ کے سامنے آ جاتی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ بدر کی جنگ میں جب آپ کے ایک داماد بھی قید ہو کر آئے تو آزادی کا فدیہ ادا کرنے کے لئے کوئی مال اُن کے پاس نہیں تھا۔ اُن کی بیوی یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے جب دیکھا کہ میرے خاوند کے بچانے کے لئے اور کوئی مال نہیں تو اپنی والدہ کی آخری یادگار ایک ہار اُن کے پاس تھا وہ اُنہوں نے اپنے خاوند کے فدیہ کے طور پر مدینہ بھجوا دیا۔ جب وہ ہار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے اُسے پہچان لیا۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ میں آپ لوگوں کو حکم تو نہیں دیتا کیونکہ مجھے ایسا حکم دینے کا کوئی حق نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ ہار زینب کے پاس اُس کی ماں کی آخری یادگار ہے اگر آپ خوشی سے ایسا کر سکتے ہوں تو میں سفارش کرتا ہوں کہ بیٹی اُس کی ماں کی آخری یادگار سے محروم نہ کی جائے۔ صحابہؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ہمارے لئے اِس سے زیادہ خوشی کا کیا موجب ہو سکتا ہے اور اُنہوں نے وہ ہار حضرت زینبؓ کو واپس کر دیا۔

(السیرة الحلبیة جلد 2 صفحہ 205۔ مطبوعہ مصر 1935ء)

حضرت خدیجہؓ کی قربانی کا آپ کی طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ آپ دوسری بیویوں کے سامنے اکثر اُن کی نیکی کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ ایک دن اِسی طرح آپ حضرت عائشہؓ کے سامنے حضرت خدیجہؓ کی کوئی نیکی بیان کر رہے تھے کہ حضرت عائشہؓ نے چڑ کر کہا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! اب اُس بڑھیا کا ذکر جانے بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے بہتر جوان اور خوبصورت عورتیں آپ کو دی ہیں۔ یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہو گئی اور آپ نے فرمایا۔ عائشہ! تمہیں معلوم نہیں خدیجہ نے میری کس قدر خدمت کی ہے۔

(بخاری کتاب المناقب باب تزویج النبی ﷺ ......(الخ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

تزکیۂ نفس

# قربِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب کے حصول کے طریق

## رسول کریم ﷺ اور صحابہ رسولؐ کے پُرحکمت کلمات (2) کے آئینہ میں

### دو کلمے

1۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا دو کلمے زبان پر بہت ہلکے ہیں۔ مگر میزان میں بھاری اور خدائے رحمان کو بہت بڑھ کر پیارے اور وہ یہ ہیں۔

1۔سبحان اللہ وبحمدہ

2۔سبحان اللہ العظیم

### دو خصلتیں

2۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ دو خصلتیں ہیں جن سے بہتر کوئی شے نہیں۔(i) ایمان باللہ (ii) مومنوں کو فائدہ پہنچانا دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے بدتر کوئی شے نہیں۔(i) خدا تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرانا۔اور مومنوں کو نقصان پہنچانا۔

### دو لعنتی کام

3۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔اے لوگو! تم دو لعنتی کاموں سے بچو۔صحابہؓ نے پوچھا یا رسول ﷺ وہ کام کون سے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا۔(i)۔راہ میں (ii)۔یا لوگوں کی سائے دار اور آرام کرنے والے جگہ میں پاخانہ پیشاب کرنا۔

### علماء ربانی اور حکماء

4۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔(i)۔علماء ربانی کے پاس جاؤ اور (ii)۔حکماء کا کلام سنا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نور حکمت کے ذریعہ مردہ دلوں کو اس طرح زندہ کرتا ہے جس طرح بارش کے بعد مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے۔

### دو آنکھیں

5۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔دو آنکھیں ہیں جنہیں ہرگز جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تصور کر کے روپڑی۔دوسری وہ آنکھ جس نے جاگتے ہوئے اور خدا کی راہ میں قوم کی نگہبانی کرتے ہوئے رات گزار دی۔

### دو قطرے اور دو نشان

6۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔دو قطروں اور دو نشانوں سے بڑھ کر خدائے برتر کو کوئی چیز محبوب نہیں۔ایک قطرہ آنسو کا۔جو خدا کے خوف سے ہے۔اور دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گرایا گیا اور دو نشانوں میں سے ایک نشان اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے یعنی جہاد کا اور دوسرا خدا کے فرائض یعنی نماز وغیرہ میں جانے کا نشان ہے۔

### دو قابل رشک انسان

7۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔دو شخصوں کے سوا اور کسی کی حالت قابل رشک نہیں۔ایک وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ مال عطا فرمایا اور پھر اسے توفیق دی کہ وہ اسے نیک جگہوں پر خرچ کرے۔اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت عطا فرمائی اور وہ اس کے ذریعہ لوگوں میں فیصلہ کرتا اور انہیں علم سکھاتا ہے۔

### جاہلیت کی دو باتیں

8۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔دو باتیں لوگوں میں جاہلیت کی باتوں میں سے ہیں۔ایک یہ کہ کسی کو حسب ونسب کا طعنہ دینا۔دوسرے مردہ پر نوحہ کرنا۔

### دنیا کی دو نعمتیں

9۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔دو نعمتیں ایسی ہیں جن سے گو دنیا کے بہت سے لوگ محروم ہیں۔مگر وہ ضرور قابل رشک ہیں۔ایک تندرستی دوسرے فراغت یعنی وسعت مال وغیرہ۔

### بہشت اور دوزخ میں لے جانے والے دو ذریعے

10۔رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا۔کہ بہشت میں جانے کا سب سے بڑا ذریعہ کیا ہے۔آپ نے فرمایا۔(i) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا (ii) اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آنا۔پھر آپ سے دوزخ میں داخل ہونے کا بڑا سبب پوچھا گیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔(i) پیٹ اور (ii) شرم گاہ۔

### اسلام کی دو بہترین باتیں

11۔رسول کریم ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اسلام کی بہترین بات کیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔اول یہ کہ تو کھانا کھلائے۔یعنی بھوکوں، مسکینوں، یتیموں مہمانوں اور دوستوں وغیرہ کو اور دوسرے یہ کہ ہر شخص کو خواہ وہ تیرا واقف ہو یا ناواقف السلام علیکم کہے۔

### دو کمزور۔یتیم اور عورت

12۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔اے خدا تو گواہ رہ کہ میں لوگوں کو بتا چکا۔اور ان کو اچھی طرح ڈرا چکا ہوں کہ دو کمزوروں یعنی یتیم اور عورت کے حقوق کو ضائع کرنا سخت گناہ ہے۔

### چھوٹوں پر رحم، بڑوں کی تعظیم

13۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے۔

### بخل اور بدخلقی

14۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔دو خصلتیں مومنوں میں کبھی جمع نہیں ہوتیں۔ایک بخل دوسرے بدخلقی۔

### ایمان اور نفاق

15۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔حیا اور کم گفتگو کرنا یہ دونوں ایمان کی شاخیں ہیں اور بے حیائی اور بیہودہ بک بک یہ دونوں نفاق کے شعبے ہیں۔

### بُردباری اور تعجیل

16۔رسول کریم ﷺ نے عبدالقیس قبیلہ کے وفد کے سردار سے فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بہت پسند کرتا ہے ایک بردباری اور حلم دوسرے جلد بازی نہ کرنا۔

### جنت میں لے جانے والی دو باتیں

17۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔دو خصلتیں ایسی ہیں کہ انہیں جو مسلمان بھی اختیار کرے گا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔اول ہر نماز کے بعد 33،33 بار الحمد للہ اور سبحان اللہ کہے اور 34 بار اللہ اکبر کہے اور دوسرے یہ کہ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی دس بار تسبیح کہے دس بار تحمید اور دس بار تکبیر۔

### دعا قبول ہونے کے دو خاص وقت

18۔رسول کریم ﷺ سے کسی شخص نے پوچھا کہ کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے آپ نے فرمایا (i) آخر رات کے جوف میں (ii) اور فرض نمازوں کے بعد۔

### زبان اور فرج کی برائی

19۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس چیز کی برائی سے بچالے۔جو اس کے دانتوں کے درمیان ہے۔یعنی زبان اور اس چیز کی برائی سے بچالے۔جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے۔یعنی فرج، تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

### اللہ کے رستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں

20۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا اس کا دوزخ میں جانا ایسا ہی محال ہے۔جیسے دودھ کا پستانوں میں واپس جانا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

### صغیرہ اور کبیرہ گناہ

21۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔وہ گناہ جس پر دوام اختیار کیا جائے وہ ہرگز صغیرہ نہیں کہلا سکتا اور نہ وہ کبائر کبائر کہلا سکتے ہیں۔جن کے ساتھ استغفار اور رجوع الی اللہ ہو۔

### دیانت اور عہد کا ایفا

22۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔وہ شخص جو امانت میں خیانت کرے مومن نہیں۔اسی طرح اس شخص کا ایمان بھی کوئی ایمان نہیں جو اپنے عہد کا ایفا نہیں کرتا۔

### سب سے اچھا اور سب سے برا

23۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔اے لوگو! کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب ہے اور جو قیامت کے دن

میرے قریب ہوگا۔ سنو تم میں سے اچھے اخلاق والا جو محبت کرتا اور محبت کیا جاتا ہے اور اے لوگو! کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو میرے نزدیک سب سے زیادہ بُرا اور قیامت کے دن مجھ سے دور ہوگا سنو زیادہ باتیں اور بیہودہ کلام کرنے والا۔

## جھوٹ اور دغا بازی

24۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹ اور دغا بازی نہیں چھوڑتا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ محض روزہ رکھ کر اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

## صدیق اور کذاب

25۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو! تم ہمیشہ سچ بولا کرو کیونکہ سچ نیکی کا راستہ دکھاتا اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور جب آدمی سچ پر مداومت اختیار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور اے لوگو! تم جھوٹ سے ہمیشہ بچو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا راستہ بتلاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف انسان کو لے جاتا ہے اور جب انسان جھوٹ پر مداومت اختیار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

## ایمان باللہ پر استقامت

26۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو کہہ کہ میرا رب اللہ ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کر اس نے پھر پوچھا وہ کونسی چیز ہے جس سے مجھے خوف کھانا چاہئے۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا۔ یہ۔

## طہارت اور نظافت

27۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاکیزگی محبوب رکھتا ہے۔ اور وہ نظیف ہے اور نظافت کو پسند کرتا ہے۔

## عمر دراز اور نیک اعمال

28۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کی عمر دراز ہو اور اعمال نیک۔

## شبہ اور یقین

29۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ وہ امر چھوڑ دو جس کے ناجائز ہونے میں تمہیں ذرا بھی شبہ ہو اور وہ امر اختیار کرو جس کے جواز پر تمہیں کامل یقین ہو۔

## تحفہ و تحائف

30۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ آپس میں تحفہ تحائف دیتے لیتے رہو۔ کہ اس سے دلوں کی کدورت دور ہوتی ہے۔ اور دوسرے کے ہدیہ کو کبھی حقیر نہ جانو اگرچہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

## زندہ اور مُردہ

31۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ وہ شخص جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو اسے یاد نہیں کرتا ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک زندہ ہو اور دوسرا مردہ۔

## غریب الوطن یا راہرو

32۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے ایک دن میرا شانہ پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں ایسے رہ جیسے کوئی غریب الوطن ہوتا ہے۔ یا راہرو۔

## حرص اور امید

33۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو خصلتیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں ایک حرص دوسرے لمبی چوڑی امیدیں۔

## نیکی اور گناہ کی تعریف

34۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ نیکی اخلاق کے صحیح استعمال کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینہ میں کھٹکے اور تو اس بات کو برا جانے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

## مال اور اعمال صالحہ

35۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ دنیا میں عزت مال سے ہے مگر آخرت میں اعمال صالحہ سے۔

## دین و دنیا کا غم

36۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ دنیا کا غم دل کو تاریک کرتا ہے۔ مگر دین کا غم قلب کو نورانی بناتا ہے۔

## علم کی طلب اور گناہ کی طلب

37۔ حضرت علیؓ نے فرمایا جو شخص علم کی طلب میں ہے جنت اس کی طلب میں ہے اور جو شخص گناہ کی طلب میں ہے دوزخ اسے تلاش کرتا ہے۔

## سب سے بڑا دوست اور سب سے بڑا دشمن

38۔ حکماء میں سے کسی حکیم کا قول ہے کہ جس شخص نے یہ خیال کیا کہ اس کا کوئی دوست اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھ کر ہے اس کی معرفت الٰہی بہت کم ہے اور جس شخص نے یہ گمان کیا کہ اس کا کوئی دشمن اس کے اپنے نفس سے بھی زیادہ ہے اس کی اپنی ذات کے متعلق معرفت بہت کم ہے۔

## ہنسنا اور رونا

39۔ کسی زاہد نے کہا جس شخص نے ہنستے ہوئے گناہ کیا خدا اسے ایسے حال میں آگ میں داخل کرے گا کہ وہ رو رہا ہوگا اور جس نے خدا کی روتے ہوئے اطاعت کی خدا اسے ایسی حالت میں جنت میں داخل کرے گا کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔

## حلم اور عفو

40۔ حضرت معاویہ سے پوچھا گیا کہ شرافت کیا چیز ہے انہوں نے فرمایا غصہ کے وقت حلم اور قدرت پر عفو۔

## دانائی اور نادانی کی بات

41۔ دانائی کی بات اگر نادان کے منہ سے سنو تو اسے قبول کر لو۔ اور نادانی کی بات اگر دانا شخص کے منہ سے سنو تو درگزر کرو۔

(الفضل 18 اکتوبر 1936ء)

# پانچ بنیادی اخلاق

بِنا اخلاق غالب ہوں، یہ دنیاوی اکڑ ہو گی
تنا افلاک چُھولے گا اگر مضبوط جڑ ہو گی

جو سچائی کا شیوہ ہے اگرچہ جان لیوا ہے
ثمر شیریں ہی رکھتا ہے کہ یہ جنت کا میوہ ہے

زبانِ نرم سے ہم نے جہاں کو زیر کرنا ہے
عداوت اور شقاوت کو یہیں پہ ڈھیر کرنا ہے

دکھوں کو بانٹ لینا ہے، غموں سے دور کرنا ہے
زمانے بھر کے لوگوں کو ہمیں مسرور کرنا ہے

ہمیں وسعت بھی دینی ہے دلوں کو تھام رکھنا ہے
عدو جو گالیاں بھی دے دعا سے کام رکھنا ہے

عزائم بھی بلند تر ہوں تو ہمت بھی فولادی ہو
کہ جیسے جسم ایماں کو فرشتوں نے غذا دی ہو

فرازؔ ان پانچ بنیادی خلق پر جب سبھی ہوں گے
قیادت ہم سنبھالیں گے، زمانے مقتدی ہوں گے

اطہر حفیظ فرازؔ

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

# حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

## پاکیزہ سیرت کے پاکیزہ نقوش

(قسط دوم آخر)

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب حضور کے ایک رفیق حضرت شیخ یوسف علی صاحب یکے از 313 (وفات نومبر 1901ء) کے بیمار ہونے اور اس حالت میں حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان کے اخلاق کریمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک روز بارہ بجے رات کے مرحوم کا اتفاقاً تنگ حال ہوگیا اور قضاء وقدر کے ماتحت موت کے آثار ہو کر جان کندن شروع ہوگئی ...... میں سیدھا حضرت اقدس کے مکان پر گیا، اب ساڑھے بارہ بجے ہیں ادھر مریض کا تنگ حال ادھر مکان کے دروازے بند اور سب سوتے ہیں ...... میں نے ایک آواز بڑے زور سے گھبراہٹ میں دی تو پہلے جو بولے تو حضرت بولے کہ صاحبزادہ صاحب ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور سراج الحق ہے۔ فرمایا: اس وقت کیسے آئے ہیں؟

سراج نے عرض کیا کہ یوسف علی کی حالت غیر اور قریب الموت ہے اور جان کندن شروع ہے تمام جسم سرد اور نبض غیر منظّم کوئی صورت اچھی نہیں، زندگی سے قطعی مایوسی ہے۔

فرمایا شام تک تو ہم نے خبر منگائی اچھے تھے، اندر آؤ اور اندر ایک خادمہ سے فرمایا کہ جلدی دروازہ کھول دو ثواب ہوگا اور ایک لالٹین ساتھ لے جاؤ۔ خادمہ سے یہ کہنا کہ دروازہ کھول دو ثواب ہوگا ایسے پیارے لب ولہجہ سے فرمایا کہ میرے جیسے انسان کا کام نہیں کہ اس کا اندازہ کر سکے ...... ادھر آپ کی یہ حالت ادھر حضرت اماں جان .... جاگ اٹھیں اور کہنے لگیں خیر ہے اس وقت پیر صاحب کیسے آئے؟ حضرت اقدس نے وہی حال بیان کیا تو حضرت قدسیّت بدعا ہوگئیں اور کچھ نہیں بولیں یہ دوسرا نمونہ ہے حضرت اقدس کی قوت قدسیہ اور اثر صحبت کا، عموماً عورتوں کی طبیعت نازک ہوتی ہے ایسی آرام اور چین اور خواب استراحت کی حالت میں اور پھر آدھی رات کو خفا ہو جانا یا زبان سے اضطراری اور نیند کے وقت کوئی کلمہ سخت نکل جانا کچھ بات نہیں لیکن اللہ اللہ وہ خلق، وہ رحم کہ سن کر دعا میں لگ جانا اور دل پر ذرہ بھی میل نہ آنا یہ آپ ہی کا کام تھا....''

(تذکرۃ المہدی صفحہ 95-92 از حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی)

حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب آف بریلی حضرت اماں جان کے اخلاق فاضلہ کی ایک روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک بار میں اور منشی اروڑا صاحب قادیان آئے۔ مَیں چونکہ پان میں تمبا کو کھایا کرتا تھا منشی صاحب نے حضرت (اماں جان) کو کہلا بھیجا کہ تین ٹکڑے پان کے درکار ہیں، انہوں نے اندر سے پان لگا کر بھیج دیئے تھوڑی دیر بعد منشی صاحب نے پھر آدمی بھیجا کہ تین ٹکڑے اور بھیج دیں حضرت (اماں جان) نے فرمایا کہ یہی ایک پان تھا اس کے دو ٹکڑے بنا کر بھیجتی ہوں، تم کو تو ہم نے پان بھیج دیے مگر خود ہم نے لسوڑی کے پتے کھائے ہیں''۔ (الحکم 7 نومبر 1935 صفحہ 5 کالم 3)

قادیان میں جب مدرسۃ البنات کا آغاز ہوا تو جگہ کا مسئلہ درپیش تھا حضرت اماں جان نے وقتی طور پر اس جگہ کا انتظام کر دیا، چنانچہ اخبار الفضل لکھتا ہے:

''حضرت (اماں جان) نے کمال مہربانی سے اپنے دونوں جانب کے نچلے دالان گرلز سکول کے لئے مرحمت فرمائے ہوئے ہیں۔
جزاک اللہ احسن الجزاء''

(الفضل 8 اپریل 1914ء صفحہ 1 کالم 3)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قادیان میں حضرت اماں جان کی طرف سے ایک ضیافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جب ہم پانی پت سے روانہ ہو کر قادیان مقدس پہنچے تو عرفانی صاحب تو اپنے گھر چلے گئے اور خاکسار سیدنا حضرت مسیح موعود کے مہمان خانہ میں ٹھہرا۔ حضرت مقدسہ مطہرہ (اماں جان) نے فرمایا کہ مولوی راجیکی صاحب کی پہلی ضیافت میرے ہاں تیار ہوگی۔

میں چونکہ بوجہ دُبل زیادہ چل پھر نہ سکتا تھا اس لئے حضرت (اماں جان) نے کھانا تیار کر کے مہمان خانہ میں بھجوا دیا، کبوتر کا گوشت اور سات کے قریب چھوٹی چھوٹی چپاتیاں تھیں۔ میرے لیے ویسے تو دو چپاتیاں ہی کافی تھیں لیکن مَیں نے اس خیال سے کہ حضرت ممدوحہ کے ہاتھ سے تیار شدہ کھانا میرے لئے باعثِ شفا ہوگا، یہ سب کھانا کھا لیا چنانچہ ہر لقمہ میرے لئے برکت کا باعث بنتا گیا اور مجھے محسوس ہونے لگا کہ اس سے میری طبیعت پر اچھا اثر پڑ رہا ہے۔

(حیات قدسی جلد چہارم صفحہ 98)

حضرت استانی سکینۃ النساء بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب بیان کرتی ہیں:

''میں نے حضور کے گھر میں کوئی نمائشی بات، اعلیٰ قسم کے دنیاوی عیش وعشرت کے سامان نہیں دیکھے۔ حضرت مسیح موعود کے گھر میں کوئی عیش و عشرت کا سامان نہیں دیکھا۔ میں نے سنا ہوا تھا کہ حضرت صاحب کی بیوی کی سونے کی پازیب ہے اور وہ پیرس کی واسکٹ پہنتی ہیں مگر غلط، دو سال میں مَیں نے ایک دن بھی حضرت (اماں جان) کو ایسے زیور پہنے نہیں دیکھا، نمائشی کپڑا پہنے نہیں دیکھا، وہ بہت سادگی پسند ہیں۔ ان کے مزاج میں بہت کچھ رنگ مسیح موعود کا ہے، وہ غریبوں کی امداد زکوٰۃ خیرات دینے میں قابل رشک ہیں، میں نے کئی دفعہ دیکھ کر بے اختیار سبحان اللہ پڑھا کہ دور دور سے فقیرنیاں مثلاً کوئی ملتان کی سیّدانی زلفیں گلے میں ڈالے یا کوئی زیارت اُٹھانے والی آئی، حضرت (اماں جان) نے اُسے چپ چاپ روپیہ دے کر رخصت کیا، یہ بھی نہیں کہا کہ لے، چپ چاپ اس کی مُٹھی میں دے دیا اور خود وہاں سے آگے پیچھے ہوگئیں، اس کی خوشامدانہ دعاؤں کو سُنا نہیں اور وہ غریبوں کی امداد ایسے استقلال سے کرتی ہیں کہ میں نے ایسی مثالیں خاص کر عورتوں میں کم دیکھی ہیں، ہمارے ہی مکان کے نیچے ایک غریب اندھا بوڑھا رہتا ہے، میں دیکھتی ہوں بارش ہو یا آندھی دونوں وقت برابر اُسے روٹی خود پہنچانے کا انتظام کرتی ہیں۔ اسی طرح کئی غرباء کی پرورش کرتی ہیں۔ عورتوں کو مردوں کی تابعداری کرنے کی ایسی نصائح کرتی ہیں کہ نظیر ملنی مشکل ہے۔ مَیں نے ان کے گھروں میں کوئی جائیداد جو نمائش اور دنیاوی زندگی کی فضول ہو نہیں دیکھی مگر سوائے ضروریات زندگی کے۔ وہ نماز کو ایسی سنوار کر پڑھتی ہیں کہ قابل رشک اور ان کی خوئیں شریفانہ اور مومنانہ ہیں، ان کا اپنی بہوؤں سے ایسا عمدہ اور قابل تقلید و پیروی سلوک ہے کہ بیٹیوں سے ایسا کم دیکھنے میں آیا ہے اور سب سے ایسا ہی ہے۔''

(اخبار ''بدر'' 23 نومبر 1911ء صفحہ 10 کالم 1)

## قبولیت دعا

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضور کو جو نشانات عطا فرمائے ہیں ان میں ایک بہت بڑا نشان قبولیت دعا کا بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ساری دنیا کو خبر دی کہ وہ کلیم خدا آج بھی اسی طرح سنتا اور جواب دیتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا ہاں اس کے لیے اُس کے در پر بار بار آنا شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے اس خوشخبری کو عملی طور پر لاکھوں دفعہ پورے ہوتے دیکھا ہے۔ حضرت اماں جان بھی قبولیت دعا اور الہام الٰہی کے مرتبے سے مشرف تھیں، حضور فرماتے ہیں:

''......اس وقت میں نے گھر میں پوچھا کہ تم کو بھی کوئی خواب آیا ہے کیونکہ دیکھا ہے کہ میرے الہام کے ساتھ ان کو بھی کوئی مصدق خواب آ جایا کرتا ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 412)

ایک اور مقام پر حضور فرماتے ہیں:

''کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں مَیں کچھ اشعار لکھ رہا تھا اور گھر سے قریب ہی سوئے ہوئے تھے کہ اچانک وہ اُٹھے اور ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے ؎

صوفیا سب ہیچ ہے تیری طرح تیری تراہ

ہم نے اس الہامی مصرعہ کو بھی ان اشعار کے درمیان درج کر دیا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 294)

آپ کی قبولیت دعا کے نشانات بھی احباب جماعت نے کثرت سے مشاہدہ کئے ہیں۔ حضرت منشی فیاض علی صاحب یکے از 313 (وفات 16 / اکتوبر 1935ء) حضرت اماں جان کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میرے لڑکے کو تعلیم کے زمانہ میں عارضہ ہو گیا تھا دفعتاً بیہوش ہو کر ہاتھ اینٹھ جاتے، کپورتھلہ میں حکیم ڈاکٹروں کا بہت علاج کرایا اور جگہ جگہ لے جاتا رہا، جماعت کے لڑکے اس کی حالت کو دیکھ کر خوف کھاتے تھے، ڈاکٹر اور طبیبوں نے مرض مرگی تشخیص کیا لہٰذا مدرسہ سے حکماً علیحدہ کر دیا گیا۔ جب میں علاج کرنے سے تھک گیا تو لڑکے کو مع اس کی والدہ کے قادیان میں حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفہ اول کی خدمت میں علاج کے واسطے بھیج دیا حضور نے بھی مرض مرگی تجویز کی اور عرصہ تک اس کا علاج ہوتا رہا بالکل فائدہ نہیں ہوا اور بالآخر مایوسی کے الفاظ میں کپورتھلہ واپس جانے کا حکم دے دیا، مایوسی کے الفاظ سن کر اس کی والدہ رونے لگی، ان کا قیام حضرت اماں جان کے پاس تھا لڑکے کی والدہ کو روتا دیکھ کر اماں جان نے فرمایا رونے کا کیا باعث ہے؟ انہوں نے مولانا ممدوح کی زبانی صحت یابی مرض سے مایوسی عرض کی حضرت اماں جان نے فرمایا ٹھہرو ہم دعا کریں گے، اسی وقت حضور نے وضو کیا اور مصلّٰی بچھا کر سجدہ میں گر گئیں اور ایک گھنٹہ تک روتی رہیں جب سجدہ سے سر اٹھایا تو سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر تھا۔ رات ہوئی سو گئے خواب میں (بیت) مبارک میں لڑکے کو دورہ ہوا حضرت مسیح موعود قدیمی کھڑکی کے راستے سے تشریف لائے اور دریافت کیا کہ لڑکے تیرا کیا حال ہے؟ لڑکے نے عرض کیا حضور میرا حال دیکھ رہے ہیں۔ حضرت اقدس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور زبان مبارک سے فرمایا رنج نہ کر اچھا ہو جاوے گا۔

مجھ کو یہ یقین کامل ہو گیا کہ حضرت اماں جان

اور مسیح موعود کی صحت کے واسطے دعا قبول ہو چکی ہے خدا کوئی ایسی صورت پیدا کردے گا جس سے بچہ صحت یاب ہوجاوے گا زمین وآسمان ٹل جاویں گے مگر حضرت مسیح موعود کی زبان سے جو بات نکل چکی ہے وہ پوری ہوکر رہے گی۔

اس کے بعد ہم قادیان سے کپورتھلہ آ گئے بازار یارستہ میں جب لڑکے کو دورہ پڑتا اور اس حالت کو مخالف دیکھتے تو طنزیہ طور پر کہتے کہ مسیح موعود سے دعا کراؤ؟ مَیں جواب میں کہتا کہ اس کے واسطے دعا ہو چکی ہے خدا تعالیٰ کوئی سبب ایسا کر دے گا جس سے یہ بچہ صحتیاب ہوجاوے گا تو وہ میرے اس یقین کو سن کر حیران ہوتے تھے۔

دہلی لے گیا کچھ فائدہ نہ ہوا قصبہ ہاپوڑ ضلع میرٹھ میں ایک مشہور طبیب تھے علاج کی غرض سے ان کے پاس لے گیا شام کے قریب بچہ کو دورہ ہوا طبیب نے اپنی آنکھ سے دیکھا بچہ کو بہت ہی تکلیف ہوئی، رات کو حکیم صاحب گھر چلے گئے میں اور بچہ سو گیا صبح کو حکیم صاحب کہنے لگے میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے درمیان میں سے جب میں اس کو کھولتا ہوں تو سرورق پر لکھا ہے کہ اس بچہ کو جو عارضہ ہے اس کا علاج تمر ہندی یعنی املی ہے چند سطر اس کتاب کی مَیں نے اور پڑھیں تو پھر تاکید سے لکھا ہے کہ سوائے املی کے اس مرض کا اور کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ طبیب نے مجھ سے کہا نہ تو میں مرض کو سمجھا ہوں اور نہ میں نے علاج کو سمجھا میں نے تو تم سے اپنا ایک خواب بیان کر دیا ہے۔

یہ خواب سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ خدا نے طبیب کو بذریعہ الہام یا سچے خواب کے مریض کی صحت یابی کے واسطے دعا بتا دی اور یہ مسیح موعود اور اماں جان کی دعا کی برکت کا باعث ہے۔

میں بچہ کو بغیر علاج کے گھر لے کر چلا آیا رات کو دو تولہ املی بھگو دی صبح کو مل چھان کر تھوڑی سی مصری ملا کر پلا دیا کرتا تھا ایک ہفتہ میں بچہ قطعی طور پر صحت یاب ہو گیا اس وقت وہ تندرست وتوانا اور عالی مرتبہ پر ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔‘‘

(الحکم 28 اکتوبر 1934 صفحہ 4 کالم 2,3)

## صبر واستقلال

اللہ تعالیٰ کی رضا پر صبر وشکر بھی حضرت اماں جان کا اعلیٰ وصف تھا، آپ کے پانچ بچوں نے صغرسنی میں وفات پائی لیکن آپ کی زبان سے کبھی ناشکری یا واویلا نہیں نکلا بلکہ ہمیشہ حدیث نبویؐ ’’اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلیٰ ‘‘ کا عملی مظاہرہ کیا۔ اپنے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی کم سنی میں وفات پر آپ کا صبر اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کا ذکر ملفوظات حضرت مسیح موعود میں موجود ہے، آپ کے اس صبر اور حوصلے کو خود حضرت اقدس نے سراہا ہے، آپ کے اس نمونے کی خبر سن کر محترمہ صوفیہ حسن موسیٰ خان صاحبہ اہلیہ حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب آسٹریلیا نے جو ایک یورپین عورت تھیں مورخہ 2/دسمبر 1907ء کو حضرت اماں جان کے نام ایک خط میں لکھا:

’’میں آپ کے اس صدمہ پر بہت غم محسوس کرتی ہوں، میں اس صدمۂ جانکاہ کے برداشت کرنے میں آپ کی جرأت اور خدا پر ایمان کو نہایت ہی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے اس صدمہ پر ایک آنسو بھی نہیں بہایا اور خدا کی مرضی کو بڑے استقلال کے ساتھ قبول کیا، آپ ایک بہادر عورت ہیں اور واقعہ میں اس بات کی مستحق ہیں کہ آپ کو (-) کہا جائے، آپ بڑے سے بڑے درجہ کی جو کسی زمانہ میں بھی ہم عورتوں میں سے کسی نے تاریخ عالم میں حاصل کیا ہو حقدار ہیں کیونکہ آپ ایسی طاقت و ہمت رکھتی ہیں جس کا اظہار آپ کی پچھلی مصیبت کے وقت ہوا ہے۔

...... میرا تین سالہ بچہ جو کہ 26/اکتوبر 1905ء کو اس دنیا سے گزر گیا...... یقین جانئے کہ مجھے آپ سے سچی ہمدردی ہے کیونکہ میں اس صدمۂ عظیم کا جو ایسے موقعہ پر ماں باپ کو محسوس ہوتا ہے تجربہ رکھتی ہوں، میرا دل چاہتا ہے کہ مجھے اس صبر کا سواں (100) حصہ ہی حاصل ہوتا جو کہا جاتا ہے کہ آپ نے دکھایا۔

(الفضل 16 دسمبر 1916ء صفحہ 19)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر بھی نہایت صبر، بلند حوصلہ، طلب نصرت الٰہی اور راضی برضاء الٰہی کا بہترین نمونہ دکھلایا، ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن حضور کی وفات کے وقت کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’......حضرت (اماں جان) نے اس وقت وہ نمونہ دکھایا کہ اس سے انسان حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح سے کر سکتا ہے۔ ہم سب چھ سات گھنٹے حضرت اقدس کی خدمت میں رہے، (حضرت اماں جان) برقعہ پہنے خدمت والا میں حاضر رہیں اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتیں تھیں کہ اے حی و قیوم خدا! اے میرے پیارے خدا! اے قادر مطلق خدا! اے مُردوں کے زندہ کرنے والے خدا! تو ہماری مدد کر۔ اے واحد لاشریک خدا! اے خدا میرے گناہوں کو بخش میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولا! میری زندگی بھی تو ان کو دے دے، میری زندگی کس کام کی ہے یہ تو دین کی خدمت کرتا ہے، میری زندگی بھی اس کو دے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی زبان پر تھے، کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی اور اخیر میں جب کہ انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا: اے میرے پیارے خدا! یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو اور کئی بار یہ کہا اور جب اخیر میں یٰسین پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کر دیا مگر آپ بالکل خاموش ہوگئیں اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے، جب مَیں نہیں روتی تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر واستقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسے ناز و نعمت میں پلی ہوئی ہو اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانے والا خاوند انتقال کر جائے، ایک اعجاز ہے‘‘۔

(بدر 2 جون 1908ء صفحہ 4 کالم 3)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی حضرت مسیح موعود کے جنازے کو قادیان لے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’میں سیدة النساء حضرت (اماں جان) کے رتھ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے اس مصیبت کی تکلیف اور درد و رنج کو ہلکا کرنے اور بٹانے کی نیت و کوشش اور اظہار ہمدردی، نیازمندی و عقیدت کے جذبات سے لبریز دل کے ساتھ پیدل چلا آرہا تھا اور سیدہ طاہرہ بھی میری دلی کیفیات سے متاثر ہوکر گاہ گاہ دنیا کی ناپائیداری و بے ثباتی اور خدائے بزرگ و برتر کی بے نیازی کے تذکرے فرماتیں، دعا میں مشغول، خدا کی یاد اور اس کے ذکر میں مصروف چلی آرہی تھیں۔ آپ کے صبر وشکر اور ضبط و کظم کا یہ عالم تھا کہ غمزدہ خادموں اور دردمند غلاموں کو بار بار محبت بھرے لہجہ میں نصیحت فرماتیں اور تسلی دیتی تھیں۔ سیدہ مقدسہ کا ایک فقرہ اور درد بھرا لہجہ اپنی بعض تاثیرات کے باعث کچھ ایسا میرے دل و دماغ میں سمایا کہ وہ کبھی بھولتا ہی نہیں اور ہمیشہ دل میں چٹکیاں لیتا رہتا ہے جو آپ نے اسی سفر میں نہر کے پل سے آگے نکل کر جب آپ کی نظر قادیان کی عمارتوں پر پڑی، اس سوز اور رقت سے فرمایا کہ میں پھوٹ پھوٹ کر رونے اور سسکیاں لینے لگا۔ آہ وہ فقرہ میرے اپنے لفظوں میں یہ تھا کہ:

’’بھائی جی چوبیس برس ہوئے جب میری سواری ایک خوش نصیب دلہن اور سہاگن کی حیثیت میں اس سڑک سے گزر کر قادیان گئی تھی اور آج یہ دن ہے کہ میں افسردہ وغمزدہ بحالت بیوگی انہی راہوں سے قادیان جا رہی ہوں۔‘‘

(سیرت المہدی جلد دوم حصہ پنجم صفحہ 428)

## خلافتِ حقّہ پر ایمان

حضرت اقدس کی وفات کے بعد حضرت اماں جان قدرت ثانیہ کی الٰہی بشارات کے مطابق آپ اس کے ظہور پر ایمان رکھتی تھیں چنانچہ جہاں دیگر افراد جماعت کے ذہنوں میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کا نام خلافت کے انتخاب کے لیے جوش مار رہا تھا وہاں آپ کا دل بھی اسی نام پر متفق تھا۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب ظہورِ قدرت ثانیہ کے دن کا حال بیان کرتے ہوئے اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:

’’.... پھر خواجہ کمال (الدین) صاحب جماعت کی طرف سے حضرت (اماں جان) کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا مَیں کسی کی محتاج نہیں اور نہ محتاج رہنا چاہتی ہوں جس پر قوم کا اطمینان ہے، اس کو خلیفہ کیا جائے اور حضرت مولانا کی سب کے دل میں عزت ہے وہی خلیفہ ہونا چاہئے۔‘‘

(رفقائے احمد جلد دوم۔ از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

جب خلافت کا انتخاب عمل میں آ گیا تو خواتین میں سے آپ اوّل المبائعات تھیں چنانچہ اخبار بدر لکھتا ہے:

’’مردوں کی طرح عورتوں نے بھی حضرت خلیفة المسیح مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی ہے اور سب سے اول بیعت کنندہ حضرت (اماں جان) بیوی صاحبہ تھیں۔‘‘

(اخبار ’’بدر‘‘ 2 جون 1908ء صفحہ 7 کالم 1)

ظہور قدرت ثانیہ کے بعد آپ ساری زندگی اس نعمت الٰہی سے وابستہ رہیں اور خلیفہ وقت کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ حضرت خلیفة المسیح الاول نے جون 1912ء میں احمدیہ بلڈنگ لاہور میں خلافت کے موضوع پر اپنے خطاب میں فرمایا:

’’......مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے...... مَیں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ مَیں امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں کہ ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے۔ بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں.... مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمانبرداری کی ہے اور ایک ایک ان میں سے مجھ پر ایسا فدا ہے کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آ سکتا کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہو۔......‘‘

(اخبار ’’بدر‘‘ 4,11 جولائی 1912ء بحوالہ حیات نور صفحہ 564 از عبدالقادر صاحب سوداگرمل)

حضرت خلیفة المسیح الاول بھی حضرت اماں جان کا بے حد احترام کرتے، حضرت بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر بیان کرتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد جو پہلا جلسہ سالانہ قادیان میں ہوا تو حسب معمول مختلف شہروں اور دیہاتوں سے احمدی شرکت جلسہ کے لئے قادیان آئے۔ جب یہ خدام حضرت خلیفة المسیح اوّل کے حضور حاضر ہوئے تو حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ بیوی جی (یعنی حضرت اماں جان) کے ہاں گئے ہیں؟ جواب نفی میں پا کر حضور نے رنج کا اظہار فرمایا اور فرمایا پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہو اور پھر میرے پاس آؤ۔‘‘

(یادرفتگان صفحہ 12 از حضرت عبدالحمید صاحب۔ نقوش پریس لاہور)

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## ولادت

۞ مکرم محمد رفیع خان شہزادہ صاحب صدر محلّہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم منیر احمد خان شہزادہ صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک بیٹی کے بعد مورخہ 19 نومبر 2012ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرماتے ہوئے منیب احمد خان نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولوی محمد شاہزادہ خان صاحب مولوی فاضل مرحوم واقف زندگی اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف ٹل (جو راہ مولا میں قربان ہوئے تھے) کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، خادم دین، صالح، احمدیت کا سچا اطاعت گزار، خدمت کرنے والا اور خاندان کی نیک نامی کو قائم کرنے والا بنائے۔ آمین

## درخواست دعا

۞ محترمہ کوثر سہیل صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم ملک عبدالرب صاحب کینیڈا سردی کی وجہ سے بیمار ہیں نیز میری امی جان محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بھی کینیڈا میں بیمار ہیں۔ کمزوری بھی بے حد ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے والدین کی شفاء کاملہ عاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم عرفان مسعود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے پھوپھا مکرم میر مبشر احمد صاحب ربوہ شدید بیمار ہیں۔ شوگر کے ساتھ گردے میں خرابی کی تکلیف ہو چکی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب حلقہ سبزہ زار ملتان روڈ لاہور کی اہلیہ محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ گھٹنے کے درد کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## رجسٹریشن برائے
## ایم اے/ ایم ایس سی

۞ یونیورسٹی آف پنجاب نے ایم اے اور ایم ایس سی کیلئے رجسٹریشن کا آغاز کر دیا ہے۔ ایسے پرائیویٹ امیدوار جن کی رجسٹریشن یونیورسٹی آف پنجاب سے نہ ہے اور وہ ایم اے یا ایم ایس سی کا امتحان یونیورسٹی آف پنجاب کے تحت دینا چاہتے ہیں وہ اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ سنگل فیس 2200روپے کے ساتھ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 31 جنوری 2013ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

## نکاح وتقریب شادی

۞ مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور سے تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد معیز احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب نائب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم عبدالعلیم ناصر صاحب مربی سلسلہ نارووال شہر نے ہمراہ محترمہ عفیفہ عنبرین صاحبہ دختر مکرم ناصر احمد صاحب نارووال مورخہ 26۔ اگست 2012ء کو نارووال شہر میں ایک لاکھ 80 ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 29 دسمبر 2012ء کو محترمہ عفیفہ عنبرین صاحبہ کی رخصتی ہوئی۔ ولیمہ مورخہ 30 دسمبر 2012ء کو میری لینڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں ہوا۔ دلہا مکرم شیخ غلام احمد صاحب نو عمر واعظ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے ان کو شیخ کا لقب حضرت مسیح موعود نے دیا تھا۔ یہ راجپوت ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو اپنے فضلوں سے جانبین کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

۞ مکرم سید عابد علی صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ زوجہ مکرم سید محمد یوسف صاحب مرحوم جو حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ بقضائے الٰہی 31 دسمبر 2012ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ میر پور خاص میں تھیں۔ وہاں مسعود احمد صاحب باجوہ معلم سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کی عمر 72 سال تھی۔ خدا کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا یہاں مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد از تدفین مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ بڑی صابر وشاکر اور راضی برضا تھیں۔ بہت ہی محبت کرنے والی غرباء کا خیال رکھنے والی نماز کی بہت پابند تہجد گزار تھیں۔ خلافت کے ساتھ نہایت درجہ وابستگی تھی اور اپنی اولاد کو بھی خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

## سانحہ ارتحال

۞ مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب حلقہ نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم اقبال احمد بھٹی صاحب ابن مکرم نور ماہی بھٹی صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ مورخہ 9 جنوری 2013ء کو طاہر ہارٹ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ بیت مبارک میں محترم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے بعد نماز عصر پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم حافظ جاوید الرحمٰن صاحب نے دعا کروائی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باڈی گارڈ تھے اور فرقان فورس میں بھی شامل رہے۔ آپ نے 93 سال عمر پائی۔ مرحوم نے ساری عمر عاجزانہ رنگ میں گزاری۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خدا ترس اور خلافت سے بہت پیار رکھنے والے تھے مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے جنت الفردوس میں جگہ اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ آمین

## دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

۞ مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

## حقیقی نیکی

۞ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء خرچ نہ کرو تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے۔ (آل عمران: 93)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنی حیثیت وتوفیق کے موافق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ؟ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 360)

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے صدقات/ عطایاجات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی امداد مریضاں میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## اعلان دارالقضاء

(مکرم افسر صاحب محاسب ترکہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ)

۞ مکرم افسر صاحب محاسب نے درخواست دی ہے کہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 906209 میں اس وقت مبلغ -/51,148 اکاون ہزار ایک سو اڑتالیس روپے موجود ہیں۔ مذکورہ رقم میں سے مبلغ -/44,188 روپے صدر انجمن احمدیہ کی رقم ہے جو کہ ان کی امانت میں زائد جمع ہوگئی ہے۔ لہٰذا -/44,188 روپے ایپرسٹ محاسب میں منتقل کر دیئے جائیں نیز باقی رقم مبلغ -/6,960 روپے ورثاء محمودہ بیگم صاحبہ میں تقسیم کردی جائے۔

### تفصیل ورثاء

مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## پتہ درکار ہے

۞ مکرمہ ماریہ بیگ صاحبہ بنت مکرم مرزا جہانگیر بیگ صاحب وصیت نمبر 81484 نے مورخہ 9 مئی 2008ء کو نعمت کالونی فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔ مورخہ 5 جنوری 2011ء کے بعد موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عجائبات عالم

# پیسا مینار۔اٹلی

پیسا کا صحیح تلفظ اطالوی زبان میں ''پیزا'' ہے۔یہ وسطی اٹلی کا شہر ہے جو دریائے آرنو پر بحیرہ ٹرینئین کے قریب واقع ہے۔گیلیلیو بھی اسی جگہ پیدا ہوا۔''پیسا مینار'' دنیا بھر میں ''پیسا کا ٹیڑھا یا خمیدہ مینار'' کہلاتا ہے۔اس ٹیڑھے مینار نے پیسا شہر کو بڑی شہرت بخشی ۔190 فٹ بلند یہ مینار جو عجائبات عالم میں شامل ہے اپنی تعمیر کے فوراً بعد ہی جھکنا شروع ہوگیا۔اب یہ عمود سے 14 فٹ ہٹا ہوا ہے۔

اس مینار کی تعمیر کا مقصد کلیسا کے لئے گھنٹی گھر تھا تا کہ گھنٹی کی آواز سن کر لوگ عبادت کیلئے پہنچیں۔اس کی تعمیر کا آغاز تو 1174ء میں ہوا تھا مگر تکمیل 1350ء میں ہوئی۔اس کی جنوبی بنیاد ریت میں رکھی گئی اور ابھی بمشکل تین گیلریاں بنی تھیں کہ یہ مینار جھکنا شروع ہوگیا۔

اٹلی کی شہرہ آفاق یادگار پیسا مینار آہستہ آہستہ ''نیم دراز'' ہوگیا تھا۔ پوری دنیا کے لوگ اس مینار کے گرنے کے منتظر تھے۔تقریباً 10 سال تک اس مینار پر انسانی قدم نہیں پڑے تھے۔ بالآخر اٹلی کی حکومت نے اس مینار کو سیدھا کرنے کا فیصلہ کیا۔اہل پیسا چاہتے تھے کہ یہ یادگار کم ازکم 16 انچ سیدھی ہوجائے تا کہ اس کی وجہ شہرت یعنی اس کا مشہور ٹیڑھا پن بھی برقرار رہے۔اس مینار کو سیدھا کرنے کا کام پولینڈ کے ماہر تعمیرات اور انجینئر مائیکل سیموئیل کوسکی کی سربراہی میں ماہرین کی ایک ٹیم کو سونپا گیا۔ماہرین کی اس ٹیم نے مینار کے جھکاؤ کے مخالف سمت کھدائی کی۔ٹیم نے 18 ماہ تک جانفشانی سے کام کیا اور مینار کو 4.8۔انچ تک سیدھا کرلیا۔گزشتہ 800 سال سے اس شاندار مینار کو سیدھا کرنے کی کوششیں ناکام ہورہی تھیں۔مگر جذبوں کے آگے اس مینار نے اپنی ضد چھوڑ دی اور سیدھا ہونے پر آمادہ ہو گیا۔مینار کے جھکاؤ کم کرنے میں تقریباً 26 ملین ڈالر لاگت آئی۔ 17 جون 2000ء کو رومی یونیورسٹی کے 200 طلباء نے مینار کی 293 سیڑھیاں چڑھ کر اس کی مضبوطی اور استحکام کا ثبوت دنیا کے سامنے پیش کیا۔

پیسا شہر کے باشندوں نے اپنے شہر کی شناخت اس مینار کے دوبارہ کھل جانے کی خوشی میں 17 جون 2000ء کو پورے شہر میں چراغاں کیا۔مینار کے قریب سبزہ زار میں آتش بازی کا شاندار مظاہرہ بھی کیا گیا۔اور منفرد طریقے سے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

# خبریں

## رینٹل پاور کیس کی تحقیقات زیر التوا

چیئرمین نیب فصیح بخاری نے کہا ہے کہ کامران فیصل کیس کی انکوائری مکمل ہونے تک رینٹل پاور کیس کی تحقیقات زیر التوا رہے گی۔ دوسری جانب اپنے ساتھی کی پراسرار موت پر ملک بھر میں نیب اہلکاروں نے احتجاج کیا اور حکومت کا کمیشن مسترد کر کے حاضر سروس جج سے تحقیقات کا مطالبہ کردیا ہے۔

## پٹرول 1.65 روپے مہنگا، نئی قیمتوں کا اطلاق

وفاقی حکومت نے اوگرا کی سمری منظور کرتے ہوئے پٹرول 1.65 روپے، مٹی کا تیل 1.09 روپے فی لٹر مہنگا جبکہ ہائی سپیڈ ڈیزل 92 پیسے سستا کردیا ہے۔جبکہ لائٹ ڈیزل آئل کی قیمتیں برقرار رکھی گئی ہیں۔اوگرا کی طرف سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق نئی قیمتوں کا فوری اطلاق کر دیا گیا ہے۔ پٹرول کی نئی قیمت 103.07 روپے، مٹی کا تیل 99.90 روپے، جی پی ون کی قیمت 89.24 روپے، جے پی فور کی قیمت 82.48 روپے جبکہ جے پی 8 کی قیمت 88.80 روپے فی لٹر کردی گئی ہے۔جبکہ ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمت کم ہوکر 109.21 روپے فی لٹر کردی گئی ہے۔

## سرکاری بھرتیوں اور ترقیاتی فنڈز کے صوابدیدی استعمال پر پابندی

الیکشن کمیشن نے انتخابات تک سرکاری بھرتیوں اور ترقیاتی فنڈز کے صوابدیدی استعمال پر پابندی کر دی ہے۔ سرکاری بھرتیوں پر پابندی سے متعلق وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو ہدایات بھی جاری کر دی گئی ہیں۔یہ پابندی الیکشن کمیشن نے بعض سیاسی جماعتوں کی جانب سے شکایات موصول ہونے پر لگائی ہے۔الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ پبلک سروس کمیشنز پر بھرتی پر پابندی کا اطلاق نہیں ہوگا۔اس کے علاوہ وزیراعظم او دیگر وزراء کے صوابدیدی فنڈز کے استعمال پر بھی پابندی ہوگی۔

## برطانیہ، پرندے کا ایک ہی سائیکلسٹ پر روزانہ حملہ

برطانیہ میں ایک غصیلے پرندے نے سرعام سائیکلسٹ پر حملہ کر کے اسے اپنی چونچ سے مارنا شروع کردیا۔حیرت انگیز طور پر اس شخص کو روزانہ ہی اس سڑک پر سائیکل چلاتے ہوئے اس پرندے کے جارحانہ رویے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔اس سائیکلسٹ سے پرندے کی ناراضگی کی وجہ تو معلوم نہیں لیکن اس شخص نے اپنی سائیکل کے آگے کیمرہ نصیب کر کے اپنے اوپر کئے گئے اس پرندے کے حملے کو بالآخر ریکارڈ کرہی لیا ہے۔یہ پرندہ ہوا میں اڑتے ہوئے سائیکلسٹ کے ہیلمٹ پر لگاتار چونچیں مارتا ہے جس کے اس رویے کی وجہ اب تک ایک سوالیہ نشان ہے کہ یہ اس کی تفریح ہے یا غصہ۔

(روزنامہ مشرق 6 نومبر 2012ء)

## درد کے احساس سے عاری لڑکی نے ڈاکٹروں کی پیشگوئیاں غلط ثابت کردیں

انسان ہو اور اسے درد کا احساس نہ ہو، یہ کیسے ممکن ہے لیکن اس کی زندہ مثال 12 سالہ لڑکی ایشلن بلا کر ہے جسے پیدائش کے پہلے روز سے آج تک کسی چوٹ یا درد کا احساس نہیں ہوتا۔ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ یہ لڑکی زیادہ عرصے تک زندہ نہیں رہے گی لیکن وہ مسلسل بارہویں سال بھی اس مرض کا مقابلہ کررہی ہے اور اس نے تمام پیشگوئیاں غلط ثابت کردیں۔ اس مرض میں مبتلا افراد عموماً دو سال سے زیادہ عرصہ نہیں جی پائے جبکہ دنیا بھر میں زیادہ سے زیادہ ایک سوایسے کیسز پائے جاتے ہیں۔(روزنامہ دنیا فیصل آباد یکم نومبر 2012ء)

## دانت پیسنے والوں کے دانت جلدی گرتے ہیں

طبی ماہرین کا کہنا ہے غصے میں دانت پیسنے والے لوگوں کے دانت جلدی گر جاتے ہیں۔ جرمن تحقیق کے مطابق دنیا میں پچاس فیصد افراد کسی نہ کسی موقع پر غصے، اضطراب یا پریشانی میں آکر دانت پیستے ہیں جو کہ صحت کیلئے بہتر نہیں۔دانت پیسنے سے نہ صرف ان کی ہموار سطح کھردری ہو جاتی ہے بلکہ دانتوں کے درمیان دراڑیں بھی پڑ جاتی ہیں ۔ یہاں تک کہ دانت جھڑنے تک کی نوبت بھی آ سکتی ہے۔ایسی کیفیت کا شکار ہونے والوں میں، سر، کمر اور جبڑوں میں درد کی شکایات بھی نوٹ کی گئی ہیں۔

| ربوہ میں طلوع وغروب 23۔جنوری | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:38 |
| طلوع آفتاب | 7:05 |
| زوال آفتاب | 12:20 |
| غروب آفتاب | 5:36 |

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔
فی ڈبی -/300 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سیل ۔ سیل ۔ سیل
S.Price Rs 200 to Rs 400
نیز بچگانہ سکول شوز صرف -/350 روپے
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ
فون: 0476213835

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238